126444 ـ خلع طلاق شمار نہيں ہوتا چاہے طلاق كے الفاظ ميں ہو

سوال

ميرا سوال خلع كے متعلق ہے، ميں نے ايك عالم دين اور دو گواہوں كے سامنے اپنے خاوند سے خلع ليا ہے، اور چھ ماہ كے بعد ہم نے فيصلہ كيا كہ دوبارہ نيا نكاح كر ليں، دو برس كے بعد ميں نے دوبارہ خلع حاصل كر ليا، اس كے بعد ميرے خاوند نے مجھ سے وعدہ كيا كہ وہ ميرے ساتھ بہتر معاملہ سے پيش آئيگا اور ہمارے ليے ايك دوسرے كا آپس ميں مل جانا ضرورى ہے كيونكہ ہمارا بچہ بھى ہے.
ميرا سوال يہ ہے كہ: كيا خلع طلاق شمار ہوتا ہے، اور كيا اس كامعنى يہ ہوا كہ اب ميرے ليے ايك طلاق باقى بچى ہے ؟
اور كيا ہم ايك بار ايك دوسرے سے دوبارہ مل سكتے ہيں اور اس كا طريقہ كيا ہو گا كيا نيا نكاح كيا جائيگا؟
برائے مہربانى اس كى وضاحت كريں، اور اگر آپ كچھ اور معلوم كرنا چاہيں تو بھى مجھے بتائيں تا كہ ميں وہ بھى آپ كے علم ميں لا سكوں.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

راجح قول يہى ہے كہ خلع طلاق شمار نہيں ہوتى چاہے وہ طلاق كے الفاظ ميں ہى ہو، اس كى تفصيل ذيل ميں پيش كى جاتى ہے:

1 ـ جب خلع طلاق كے الفاظ ميں نہ ہو اور نہ ہى اس سے طلاق كى نيت كى گئى ہو تو اہل علم كى ايك جماعت كے ہاں يہ فسخ نكاح ہے، اور قديم مذہب ميں امام شافعى كا يہى قول ہے اور حنابلہ كا بھى مسلك يہى ہے، اس كے فسخ ہونے كى بنا پر اسے طلاق شمار نہيں كيا جائيگا، اس ليے جس نے بھى اپنى بيوى سے دو بار خلع كر ليا تو اسے نيا نكاح كر كے رجوع كا حق حاصل ہے اور وہ طلاق شمار نہيں ہو گى.

اس كى مثال يہ ہے كہ: خاوند بيوى كو كہے ميں نے اتنى رقم كے عوض تجھ سے خلع كيا، يا اتنے مال پر ميں نے نكاح فسخ كيا.

2 ـ ليكن اگر خلع طلاق كے الفاظ كے ساتھ ہو مثلا ميں نے اپنى بيوى كو اتنے مال كے عوض ميں طلاق دى تو جمہور اہل علم كے قول ميں يہ طلاق شمار ہوگى "

ديكهيں: الموسوعة الفقهية (19 / 237).

اور بعض علماء كہتے ہيں كہ يہ بھى فسخ نكاح ہى ہوگا، اور اسے طلاق شمار نہيں كيا جائيگا، يہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اسے ہى اختيار كيا اور كہا ہے:

يہ قدماء صحابہ كرام رضى اللہ تعالى عنہم اور امام احمد رحمہ اللہ سے بيان كردہ ہے "

ديكھيں: الانصاف (8 / 393).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ليكن راجح قول يہ ہے كہ: يہ (يعنى خلع) طلاق نہيں چاہے يہ خلع صريح طلاق كے الفاظ سے واقع ہو، اس كى دليل قرآن مجيد كى آيت ہے فرمان بارى تعالى ہے:

يہ طلاقيں دو مرتبہ ہيں پھر يا تو اچھائى سے روكنا يا پھر عمدگى كے ساتھ چھوڑ دينا ہے البقرة (229).

يعنى دونوں بار يا تو اسے ركھيں يا پھر چھوڑ ديں يہ معاملہ آپ كے ہاتھ ميں ہے.

اس كے بعد فرمايا:

اور تمہيں حلال نہيں كہ تم نے انہيں جو ديا ہے اس ميں سے كچھ بھى لو، ہاں يہ اور بات ہے كہ دونوں كو اللہ كى حديں قائم نہ ركھ سكنے كا خوف ہو، اس ليے اگر تمہيں ڈر ہو كہ يہ دونوں اللہ كى حديں قائم نہ ركھ سكيں گےتو عورت رہائى پائے كے ليے كچھ دے ڈالے، اس ميں ان دونوں پر گناہ نہيں يہ اللہ كى حدود ہيں خبردار ان سے آگے مت نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ كى حدود سے تجاوز كر جائيں وہ ظالم ہيں البقرة (229).

تو يہ تفريق فديہ شمار ہو گى پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے فرمايا:

پھر اگر اس كو (تيسرى) طلاق دے دے تو اب اس كے ليے حلال نہيں جب تك كہ وہ عورت اس كے سوا دوسرے سے نكاح نہ كرے البقرة (230).

اس ليے اگر ہم خلع كو طلاق شمار كريں تو فرمان بارى تعالى: " اگر وہ اسے طلاق دے دے " يہ چوتھى طلاق ہوگى، اور يہ اجماع كے خلاف ہے، اس ليے فرمان بارى تعالى: اگر اس نے اسے طلاق دے دى يعنى تيسرى طلاق تو " اس كے ليے حلال نہيں جب تك وہ عورت كسى دوسرے سے نكاح نہ كر لے "

اس آيت سے دلالت واضح ہے، اسى ليے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كا كہنا ہے: ہر وہ تفريق جس ميں عوض و

معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 467 ـ 470).

اور شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا.

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علحیدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی.

لیکن جو علماء خلع کو طلاق شمار نہیں کرتے چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی.

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 450).

اس بنا پر اگر آپ اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہتے ہیں تو پھر نیا نکاح ضروری ہے، اور آپ دونوں پر طلاق شمار نہیں کی جائیگی.

واللہ اعلم .